ZAUQ-E-TAHQEEQ
www.Zauq-e-Tahqeeq.com
etitor@zauq-e-tahqeeq.com
ISSN PRINT: 2789-8776
ISSN ONLINE:2789-8784
Volume.4,Issue No.2(2022)
(April to June)

# اَسپ کشت مات: حقیقت اور علامت کا امتزاج

# "Asp Kisht Maat": A combination of reality and symbols.

کرن اسلم
لیکچرار، شعبہ اُردو، لاہور لیڈز یونیورسٹی، لاہور

**Abstract:**

Asp Kisht Maat" is a symbolic Afsana, shows some abstract colors also. This short story revolves around a psychic patient with an issue of chronic Amebiasis. Amebiasis is an infection of the intestines. It is caused by the microscopic parasite Ent amoeba histolytic. The Short Story titled "Asp Kisht Maat" is a series of different painful situations, faced by the main character. There are many social reasons for His mental condition and physical illness. Qamar Ahsan used an Hours as a symbol to represent the conditions of patient due to Amebiasis. End of the Afsana leaves a very shocking impact on readers. From the very beginning of fiction, signs of stress can be felt in the lead character. Office work, answer in letters, domestic responsibilities that are made to feel unfulfilled, etc. together make him mentally restless. In addition, the idea and fear of the infusion of office files in the midst of all the benefits he has described is a reference to his severe stress. The disease this character suffers from is present with it day and night, not only in the form of physical but also psychological illness. Physical illness can be accompanied by mental stress, anxiety and mental confusion, and also cause sinusitis. Because of which he feels that he has a horse in his stomach. Also, the forest of the walls of the bamboo shows mental confusion with regard to social attitudes.

**Key Words:** symbolic, microscopic, histolytic, social reasons, physical illness, responsibilities, psychological illness, social attitudes

قمر احسن کا نام علامتی افسانے کے حوالے سے ایک اہم نام ہے۔ ان کے افسانوی مجموعے "شیر آہو خانہ" میں شامل پندرہ افسانوں میں سے ابتدائی دو افسانے "اسپ کشت مات" کے زیرِ عنوان موجود ہیں۔ اسپ کشت مات، دو حصوں پر مشتمل افسانہ ہے جو آپس میں منسلک ہیں۔ قمر احسن کا نام علامتی افسانے کے حوالے سے پہچانا جاتا ہے۔ ان کے ہاں اکثر ہمیں علامتی سطح پر جانوروں کا ذکر ملتا ہے۔ مثلاً گھوڑا، اس مجموعے کے کئی افسانوں میں ایک علامت کے طور پر موجود ہے۔ "شیر آہو خانہ" کے افسانوں میں گھوڑے کے علاوہ جن جانوروں کا تذکرہ موجود ہے ان میں کتّا، بکریاں، مرغیاں، طوطا، مینا، شیر، گیدڑ، بھڑیے، لکڑ بگھے، اونٹ اور ہاتھی شامل ہیں۔ ان میں کچھ پالتو جانور ہیں اور کچھ جنگلی۔ جانوروں کی مناسبت سے ہی جنگل کیا علامتی حوالہ بھی کئی جگہ ملتا ہے۔ افسانوی مجموعے کا عنوان بھی اس بات کا ایک ثبوت ہے۔

"اَسپِ کشت مات" اپنے عنوان ہی سے ایک منفرد اور معنی خیز تاثر پیش کرتا ہے۔ اَسپ، فارسی زبان میں عموماً گھوڑے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ لیکن "کشت مات" کے الفاظ کا اضافہ اس عنوان کو اس لیے معنی خیز بناتا ہے کہ یہ ایک فارسی کہاوت کے آخری تین الفاظ ہیں جو کہ شطرنج کے کھیل سے منسوب ہے۔ کہاوت کچھ یوں ہے: **"شاہا دو رخ بدہ و دل آرام را مدہ پیل و پیادہ پیش کن و اسپ کشتہ مات۔"** افسانے کا عنوان نہ صرف معنی خیز بلکہ معنوی گہرائی کا حامل بھی ہے۔ اس معنوی گہرائی کا جائزہ لے لیا جائے تو شاید افسانے کی تفہیم میں کسی قدر آسانی اور وضاحت کا پہلو در آئے۔

"اَسپ" اُردو میں جن معانی میں مستعمل ہے، وہ یوں ہیں۔ ا۔ ایک سبزی خور چوپایہ جو عموماً گاڑی میں جوتا جاتا ہے اور اس پر اکثر سواری بھی کرتے ہیں۔ ۲۔ شطرنج کا مہرہ جو ڈھائی گھر چلتا ہے۔ (دو سیدھی چالیں اور ایک دائیں یا بائیں آڑی چال) ۳۔ شطرنج کا بادشاہ۔ اِس لفظ کے مترادفات میں "گھوڑا، فَرَس، رخش، توسن (وہ گھوڑا جو تند اور شوخ ہو، بے سُدھا گھوڑا) اور سمند شامل ہیں۔ (۱) اس کے انگریزی مترادفات ہیں۔ " horse, the knight at chess اور powerful "

اس کے بعد لفظ "کشت" ہے۔ جس کے عام معنی "کھیتی یا بویا ہوا کھیت" کے ہیں۔ شطرنج میں اس کے معنی ہیں، شاہ کا ایسے خانے میں ہونا کہ اگر اس جگہ دوسرا مہرہ ہو تو مارا جاتا۔ ۲۔ بادشاہ پر زد۔ حیاتیات میں "کشت" کے معنی ہیں۔ ا۔ کیڑوں یا جان داروں کی بستی۔ ۲۔ جراثیم پرورده۔ وہ امتحانی نلی جس میں زندہ خلیوں کو غذائی محلول کی موجودگی میں اُگایا جاتا ہے۔ (۲)

آخری لفظ "مات" ہے۔ عام طور پر ہار جانے کے معنوں میں مستعمل ہے۔ اس کے علاوہ یہ جن معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے، کچھ یوں ہیں۔ "مقابلے سے عاجز، شطرنج یا بیت بازی میں ہار جانا، مرنا، بے رونق، بے رنگ، ہیچ، ہارا ہوا، حیران، پریشان اور اُلجھا ہوا"۔ اب اس لفظ کے مترادفات ملاحظہ کیجیے۔ "ہار، شکست، عاجز، ماں، والدہ، مادر، ماتا اور زَک وغیرہ۔ (۳)

افسانے کے پہلے حصّے میں ایک ایسے شخص کی کہانی ہے جسے یہ وہم ہو جاتا ہے کہ اس کے پیٹ میں گھوڑا ہے۔ اس نفسیاتی مسئلے کا حل یہ نکالا جاتا ہے کہ اس کے پیٹ کا آپریشن کرنے کے بعد اسے ایک گھوڑا دکھایا جاتا ہے کہ یہ اس کے پیٹ سے نکلا ہے۔ لیکن مریض یہ کہہ کر دوبارہ اسی ذہنی و جسمانی کیفیت میں مبتلا ہو جاتا ہے کہ یہ گھوڑا مشکی رنگ کا ہے جب کہ اس کے پیٹ میں گھوڑا سفید رنگ کا ہے۔ افسانے کے دوسرے حصّے میں قمر احسن نے اسی پلاٹ کو ذرا الجھا کر اسے داستانوی رنگ دیا ہے۔ افسانے کے درج ذیل فقرے اس کہانی کو واضح کرتے ہیں۔ "اسے محسوس ہوا جیسے آنتوں میں کچھ چل رہا ہے۔۔۔ اس نے گھبرا کر چاروں طرف دیکھا۔۔۔ دیوروں پر ایک جنگل دکھائی دیا۔۔۔ جس میں گھوڑا دوڑ رہا تھا۔"

اِس افسانے کا مرکزی کردار پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہے۔ اُسے محسوس ہوتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں کوئی جان دار چیز چلتی پھرتی ہے۔ جیسے کوئی چوہیا آنتیں کتر رہی ہو۔ منہ میں کڑوے پانی کا ذائقہ اور فمِ معدہ پر شدید جلن کا احساس ہونے پر اُسے اپنی بیماری کا احساس شدت سے سر اُٹھاتا ہے۔

"ایی بیا سس" کا مریض کم و بیش انھی کیفیات کا شکار رہتا ہے جن کا سامنا افسانے کے مرکزی کردار کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ اس بیماری کی بنیادی وجہ پیراسائٹس ہیں۔ اِس کی وجہ سے پیدا شدہ کیفیات کے شدت اختیار کرنے کی ایک اہم اور بڑی وجہ شدید ذہنی دباؤ یعنی ڈپریشن بھی ہے۔ ڈپریشن کے بار بار شدید حملے اس بیماری کی بدترین صورتِ حال کو دعوت دینے میں اہم کردار ادا کرتے اس بیماری کے نتیجے میں، پیٹ میں پیدا ہو

جانے والی مستقل حالت کی انگریزی اصطلاح "آئی بی ایس کہلاتی ہے۔ اس بارے میں "میو کلینک" کی ویب سائٹ پر مختصر تعارف اس طرح دیا گیا ہے۔(۴)

Irritable bowel syndrome (IBS) is a common disorder that affects the large intestine. Signs and symptoms include cramping, abdominal pain, bloating, gas, and diarrhea or constipation, or both. IBS is a chronic condition due to some reasons like stressful events especially in early childhood. Depression and anxiety also can make IBS worse.

افسانے کے آغاز ہی سے مرکزی کردار میں ذہنی دباؤ کی علامات محسوس کی جاسکتی ہیں۔ دفتر کا کام، خطوط کا جواب، گھریلو ذمہ داریاں جنھیں پورا نہ کر سکنے کا احساس اُسے دلایا جاتا ہے، وغیرہ مل کر اُسے ذہنی طور پر بے سکون کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی بیان کردہ تمام کیفیات کے درمیان میں بھی دفتری فائلوں کے انبار کا خیال اور خوف اس کے شدید ذہنی دباؤ کی طرف اشارہ ہے۔

یہ کردار جس بیماری میں مبتلا ہے وہ نہ صرف جسمانی بلکہ نفسیاتی بیماری کی صورت میں بھی، دن رات اُس کے ساتھ ساتھ موجود ہے۔ جسمانی بیماری کی کیفیات، ذہنی دباؤ، پریشانی اور ذہنی اُلجھن مل کر اُسے ایک نفسیاتی عارضے میں بھی مبتلا کرتی ہیں۔ جس بنا پر وہ محسوس کرتا ہے کہ اُس کے پیٹ میں گھوڑا ہے۔ اس کے علاوہ دیواروں پر بانس کا جنگل، معاشرتی رویوں کے حوالے سے ذہنی الجھن کو ظاہر کرتا ہے۔ جو اس کی ذہنی آسودگی کی راہ میں جنگل کی طرح بار بار رکاوٹ کھڑی کرنے کا باعث ہیں۔ افسانہ نگار نے کئی ہزار سال کی محرومی کا تذکرہ کر کے بھی بچپن ہی سے اس کردار کے ذہنی دباؤ کو واضح کر دیا ہے۔ پیٹ میں گھوڑا دوڑنے کی اپنی اس کیفیت کا اظہار وہ سب کے سامنے نہیں کر سکتا، کیوں کہ وہ جانتا ہے کہ کوئی اُس کی بات پر یقین نہیں کرے گا۔ چند مخصوص لوگوں کو وہ اس کیفیت اور احساس سے آگاہ کرتا ہے۔ جن میں اُس کا ایک دوست اور باپ شامل ہے۔

عنوان میں موجود "اسپ" سے قاری کا خیال اِسی گھوڑے کی طرف مُنتقل ہوتا ہے جو مرکزی کردار کے بقول اُس کے پیٹ میں موجود ہے۔ سماجی سطح پر دیکھا جائے تو ہمارے معاشرے میں گھوڑا، طاقت کی علامت ہے۔ کبھی نہ تھکنے والی طاقت۔ مسلسل محنت کی عادت رکھنے والی طاقت۔ ریس کے گھوڑے کی طرح لوگ اُسے اپنے فائدے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ عام طور پر مردوں کو گھوڑے کی طرح مضبوط گردانا جاتا ہے اور ہر طرح کی ذمہ داری ان کے کاندھوں پر ڈال دی جاتی ہے۔ ایک بادشاہ اور ایک سربراہ کے طور پر مرد کا کردار ہمارے معاشرے کا عمومی کردار ہے۔ جو اپنی پریشانی کا تذکرہ بھی کسی سے نہیں کر سکتا کیوں کہ وہ مرد ہے۔ وہ اپنے کسی غم اور دکھ پر رو نہیں سکتا کیوں کہ وہ مرد ہے اور مرد رویا نہیں کرتے۔ ہمارے معاشرے میں مردوں کے لیے یہی معیارات صدیوں سے رائج ہیں۔

گھوڑے کی علامت کے ساتھ بانس کا جنگل بھی ایک علامت ہے۔ جس طرح گھوڑا مضبوطی اور طاقت کی علامت ہے۔ اسی طرح بانس مضبوطی اور پائیداری کے ساتھ ساتھ مثالی سرمایہ کاری مانا جاتا ہے۔ یہ کردار بھی اپنے خاندان کے لیے ایک ذریعہ معاش ہے۔ جنگل کی مناسبت سے جانوروں اور حشرات کا تذکرہ موجود ہے۔ جنگل میں چوہے اور کیڑے بھی ہیں۔ گھوڑے کے پسینے سے بننے والے آبلے مرکزی کردار کی ذہنی اذیت کو ظاہر کرتے ہیں۔ آبلے کی وجہ سے تکلیف اور دُکھنے کی مثال بھی ہمارے ہاں روزمرہ کے استعمال میں ہے۔ وسیع جنگل کو اس کی مشکل زندگی کی علامت بھی کہا جاسکتا ہے۔ جس میں آبلے ہی آبلے ہیں اور خوف کو ظاہر کرتے ہوئے چوہے۔

یہ کردار اپنے اندر ایک گھوڑے کا وجود محسوس کرتا ہے۔ گو کہ اُسے کڑوے زرد پانی کی قے اور اُبکائی معدے اور آنتوں کی بیماری کی وجہ سے آتی ہے لیکن وہ گھوڑے کو اپنے پیٹ میں پلتے ہوئے محسوس کرتا ہے گویا وہ اُس گھوڑے کو جنم دے گا۔

"میرے پیٹ میں ایک گھوڑا پرورش پا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

بوڑھے معالج نے پوچھا۔۔۔ کیا آپ محسوس کرتے ہیں آپ کے پیٹ میں واقعی گھوڑا ہے؟ اور وہ اصلی گھوڑے جیسا جسیم اور تنومند ہے؟

جی ہاں۔۔۔۔

آپ اس سے نفرت یا خوف محسوس کرتے ہیں؟

جی نہیں۔"(۵)

وہ اپنے دوست سے کہتا ہے کہ اُس کا پیٹ دن بہ دن پھولتا جا رہا ہے بلکہ اُٹھنے بیٹھنے میں بھی مشکل پیش آ رہی ہے۔ پھر وہ گھوڑا پیدا ہونے کا دورانیہ معلوم کرنا چاہتا ہے۔

مریض کے اس خیال کو کہ وہ ایک گھوڑے کو جنم دے گا، نفسیاتی معالج ایک فرضی آپریشن کے ذریعے انجام تک پہنچانا چاہتا ہے، کیوں کہ معالج کے مطابق حقیقتاً اسے وہم کی بیماری ہے۔ معالج باپ سے کہتا ہے:

> "کوئی مرض نہیں، صرف وہم، شدید وہم۔ اب صرف ایک علاج ہے۔ ان کا آپریشن کیا جائے اور ایک گھوڑا لا کر سامنے کھڑا کر دیا جائے کہ واقعی یہ تمھارے پیٹ سے نکلا ہے۔ پھر یہ مطمئن ہو جائیں گے۔۔۔"(۶)

> "اس کردار کو اپنے پیٹ میں صرف گھوڑا ہی محسوس نہیں ہوتا بلکہ کیڑوں کی موجودگی کا احساس بھی ہے۔ ایمی بیاسس کی بنیادی وجہ ہی پیٹ کے وہ کیڑے ہیں جو بڑی آنت میں پرورش پاتے ہیں۔ جیسا کہ میڈلائن پلس ویب سائٹ پر درج ہے۔"(۷)

Amebiasis is an infection of the intestines. It is caused by the microscopic parasite Ent amoeba histolytic.

"کِشت" کے معنی جہاں بادشاہ پرزد کے ہیں وہاں حیاتیاتی سطح پر کیڑوں کی بستی بھی ہے۔ وہ امتحانی نلی جس میں زندہ خُلیوں کو غذائی محلول کی موجودگی میں اُگایا جاتا ہے۔ اُسے یاد آتا ہے کہ بچپن میں اُس کے پیٹ میں کیڑے تھے۔ اِن معنوں میں "کِشت" کی یہ حیاتیاتی توجیہہ پیش کی جا سکتی ہے۔

سگمنڈ فرائڈ کا استدلال یہ تھا کہ بچپن کے رویے انسانی شخصیت کی تعمیر کرتے ہیں۔ مرکزی کردار کی شخصیت میں پایا جانے والا ذہنی دباؤ، پریشان خیالی اور ذہنی انتشار اُس کے بچپن کے واقعات اور اُن رویوں کے ساتھ جڑا ہے جو اس نے ابتدائی عمر میں دیکھے اور سہے۔ افسانے کی درج ذیل سطروں سے بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اُس نے کس قسم کے رویوں اور باتوں کا مشاہدہ کیا ہے۔

> "میں کب کسی کے لیے کارآمد رہا ہوں۔ میں نحس گھڑی، نحس تاریخ کی پیدائش، ساری زندگی مجھے غم و آلام کا شکار رہنا ہے۔ (اماں تمھیں میرے وجود کے علاوہ، میری زبان سے بھی دکھ پہنچے ہیں اور تم بلک

بلک کر روئی ہو، میری ماں ہونے کے باوجود) اچانک وہ گھبرا کر اُٹھ بیٹھا۔۔۔ قمیص کا دامن اُٹھایا اور پھولتے، بڑھتے پیٹ کو سہلانے لگا۔"(۸)

خصوصاً والدین کا رویہ انسان کی شخصیت کی تعمیر یا تخریب میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں کسی انسان کو منحوس کہنا یا سمجھنا ایک عام رویہ ہے۔ مذکورہ بالا جملے اسی رویے کے عکّاس ہیں۔ یہ اور اسی قسم کے رویے انسان کو نفسیاتی سطح پر ایک مستقل اُلجھن اور ڈپریشن میں مبتلا کرنے کے میں نہایت اہم ہوتے ہیں۔ ایسے رویے، جنھیں برداشت کرتے ہوئے بچّہ بلوغت کی عمر میں پہنچتا ہے، اُس کے شعور کے ساتھ ساتھ لاشعور کا حصّہ بن کر اُس کے وجود میں سرایت کر جاتے ہیں۔ افسانہ نگار نے مریض کے ماضی کی نفسیاتی اُلجھن دور کرنے کے لیے تحلیلِ نفسی کے نظریے کا استعمال بھی کیا ہے۔

افسانہ "اسپ کشت مات" کی تکنیک میں نفسیاتی نظریات کے تحت، شعور کی رو نظر آتی ہے۔ جس میں بے جوڑ باتوں کا ایک طویل سلسلہ واضح محسوس کیا جا سکتا ہے۔ مرکزی کردار کی سوچ دفتری کاموں، گھریلو ذمہ داریوں، بچپن کی محرومیوں کے ساتھ ساتھ جسمانی تکلیف اور مختلف جسمانی، ذہنی و نفسیاتی کیفیات کے بے ربط سلسلے ہیں۔ شعور کی رو کے ذریعے ہی مرکزی کردار کی خود کلامی ہمارے سامنے آتی ہے۔ نفسیاتی نقطہ نظر سے شعور کی رو ایک ایسا استعاراتی بیانیہ ہے جس میں احساسات، تاثرات، تخیل، سوچ اور یادوں کو شعوری سطح پر بیان کیا جاتا ہے۔

نفسیات، جدیدیت اور تجریدیت کا بیان در اصل علامتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ نفسیات میں لاشعور کا تصور ہی تجریدیت کو جنم دیتا ہے۔ زیرِ بحث افسانہ جو کہ تجریدی افسانہ ہے۔ اس کا رابطہ نفسیات اور جدیدیت دونوں سے ہے۔ تجریدی رجحانات بھی نفسیات اور جدیدیت کے زیرِ اثر ہی سامنے آئے۔ تجریدیت کی نمایاں خصوصیات اس افسانے میں دکھائی دیتی ہیں۔ افسانے میں حالات و واقعات کا کوئی سلسلہ دکھائی نہیں دیتا۔ مکالمہ بھی اچانک شروع ہو کر اچانک ہی ختم ہو جاتا ہے۔ افسانے میں وحدتِ تاثر کا احساس بھی نہیں ہے۔

افسانے میں جہاں ہمیں جدیدیت کا اثر دکھائی دیتا ہے جس کے نتیجے میں بے حس رویوں نے مرکزی کردار کو نہ صرف احساسِ تنہائی کا شکار بنایا ہے بلکہ ذہنی تناؤ اور ذہنی دباؤ میں بھی مبتلا کیا ہے، وہیں ہمیں سماجی نفسیات کے پہلوؤں میں توہم پرستی کا عُنصر بھی نظر آتا ہے۔ پیاس نہ بجھنے کا احساس اور آسیب کا اثر سمجھتے ہوئے، والدہ کی طرف سے ایک روایتی اندازِ نظر اور تعویذوں سے علاج کی کوشش، دم کرنا، یہ سب ایک عمومی سماجی نفسیات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اختتامی فقرے قاری کو ایک تحیر میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

"آپریشن ٹیبل پر اس کا لہولہان پیٹ کھلا ہوا تھا اور خون میں سرخ تر بتر ایک توانا گھوڑے کا لمبوترا سر اس کے پیٹ میں سے جھانک رہا تھا۔"

اس غیر متوقع، تجریدی رنگ کے انجام کے بارے میں نیر مسعود لکھتے ہیں:

> "قمر احسن نے طبّی، نفسیاتی، سماجی اور آسیبی عناصر کو اس طرح خلط ملط کیا ہے کہ اسے کسی ایک خانے میں رکھنا مشکل ہے۔ اپنی مجموعی ہیئت اور فوری تاثر کے لحاظ سے یہ ایلفرڈ ہچکاک کے کسی انتخاب میں سے نکلا ہوا افسانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے کہ اس کے آخری فقرے جو تحیّر پیدا کرتے ہیں وہ خالص فوق الفطری اور تخیلاتی افسانوں کے انداز کا ہے۔"(۹)

عنوان میں شامل "مات" کا لفظ افسانے کے آخر میں اپنا بھرپور اظہار کرتا ہے۔ اس کے معنی اور مترادفات جو پہلے بیان کیے گئے ہیں وہ سب کے سب یہاں صادق آتے ہیں۔ مات لفظ کا ایک مترادف، ماں یا مادر بھی ہے۔ (ہندی زبان میں ماتا کا مخفف مات ہے، مات پت)

"اسپِ کشت مات" یہ ایک ایسی ہار ہے کو ظاہر کرتا ہے جس میں حیرانی ہی نہیں پریشانی بھی ہے۔ جس میں زندگی سے مقابلہ کرتے ہوئے تھک جانے کا اظہار بھی ہے اور بے رنگی بھی۔ جس کے اختتام میں ایک اُلجھن بھی پوشیدہ ہے۔ اختتامی منظر میں پیٹ سے جھانکتا ہوا گھوڑے کا سر "کشت مات" کے اُس خانے کا مکمل اظہار ہے جہاں شاہ مات کھا جاتا ہے۔

بنیادی طور پر علامتی جھلک دکھاتا ہوا یہ تجریدی افسانہ، شطرنج کی ایک بساط کی مانند زندگی کی بازی میں ہار، جیت کے پہلو نمایاں کرتے کرتے انجام تک آکر اچانک سائنس فکشن کا احساس بھی دِلاتا ہے۔

## حوالہ جات

1. http://urdulughat.info/words/7828-%DA%A9%D8%B4%D8%AA
2. http://urdulughat.info/words/7828-%DA%A9%D8%B4%D8%AA

۳۔ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، لاہور: علمی کتاب خانہ اُردو بازار، ۲۰۱۵ء ص، ۳۱

3. http://urdulughat.info/words/9127-%D9%85%D8%A7%D8%AA
4. https://www.mayoclinic.org/diseases-conditions/irritable-bowel-syndrome/symptoms-causes/syc-20360016

۵۔ قمر احسن، اسپ کشت مات، مشمولہ (شیر آہو خانہ (مرتبہ) سید محمود نقوی، دہلی: نشاط پبلی کیشنز، اشاعت اول، ۱۹۹۱ء، ص: ۳۴۔۳۵

۶۔ ایضاً، ص، ۶۳۶

7. https://medlineplus.gov/ency/article/000298.htm#:~:text=Amebiasis%20is%20

۸۔ قمر احسن، اسپ کشت مات، مشمولہ، شیر آہو خانہ، مرتبہ، سید محمود نقوی، دہلی: نشاط پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء، ص: ۳۳

9۔ نیر مسعود، قمر احسن، مشمولہ، شیر آہو خانہ، مرتبہ، سید محمود نقوی، دہلی: نشاط پبلی کیشنز، اشاعت اول، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۱

## ماخذ


۱۔ قمر احسن، "اسپ کشت مات، مشمولہ، شیر آہو خانہ (مرتبہ) سید محمود نقوی، دہلی: نشاط پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء

۲۔ وارث سرہندی، علمی اُردو لغت، لاہور: علمی کتاب خانہ اُردو بازار، ۲۰۱۵ء ص، ۱۳۱۹

3. https://www.mayoclinic.org/diseases-conditions/irritable-bowel-syndrome/symptoms-causes/syc-20360016

4. https://medlineplus.gov/ency/article/000298.htm#:~:text=Amebiasis%20is%20

5.https://www.urduinc.com/english-dictionary/%D9%85%D8%A7%D8%AA-meaning-in-urdu

6 .http://urdulughat.info/words/7828-%DA%A9%D8%B4%D8%AA

7 .https://www.urduinc.com/english-dictionary/%D8%A7%D8%B3%D9%BE-meaning-in-urdu